نمازِ تراویح

چند ضروری مسائل

مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی

خلیفۂ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ

خطیب جامع مسجد محمدی گلشن باغ حیدرآباد

ادارۂ تحقیقات علمیہ حیدرآباد (رجسٹرڈ)

ہمارے دعوتی پمفلٹس کو خرید کر ایصال ثواب کے لئے تقسیم کیجئے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ حیدرآباد

موبائل نمبر 7386 46 8386 - 960 351 2570

www.islamic786.org

ashrafimessage@gmail.com

₹ 2/-

(اشرفی مکتوب سلسلہ اشاعت نمبر 12)

تمام حمد وثنا اللہ کے لئے اور بے حد وحساب درود وسلام ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر... امابعد! نبی کریم ﷺ نے رمضان کے روزوں اور اس ماہ مبارک میں رات کے قیام کو باعث مغفرت قرار دیا ہے، رمضان المبارک کی خصوصی عبادات میں نماز تراویح کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے اس نماز کے سبب ماہ رمضان کی راتوں میں مساجد کی رونق قابل دید ہوجاتی ہے اور شوق عبادت، ذوق تلاوت سے بندوں کی روحانیت میں کمال درجہ اضافہ ہوجاتا ہے، سجدوں کی کثرت بندوں کو اللہ کی رحمت کے قرب کی لذت سے مالامال کرتی ہے۔

نماز تراویح کے چالیس سجدے

20 رکعت نماز تراویح میں چالیس 40 سجدے ہوتے ہیں 40 کا عدد ایک خاص تاثیر رکھتا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس سال تک ایک حالت میں رہا پھر چالیس سال میں وہ خشک ہوا، ماں کے پیٹ میں بچہ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر چالیس دن تک جمع ہوا خون، پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے {مشکوۃ باب الایمان}

اکثر انبیاء علیہم السلام کو چالیس سال کی عمر شریف میں اعلان نبوت کا حکم ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ کوہِ طور پر آکر چالیس روز اعتکاف کرو تب توریت شریف عطا کی جائے گی۔ انسان کی عمر چالیس سال میں پختہ ہوتی ہے، صوفیاء کرام کے پاس بھی چالیس دن کا چلہ خصوصی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے، الحاصل نماز تراویح میں بندہ جب ہر رات چالیس مرتبہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے تو بندے کی یہ ادا اللہ کو بڑی پسندیدہ معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نماز تراویح کے چالیس سجدوں کی مثال کوہِ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چالیس راتوں قیام اور قرب الٰہی کا انعام پانے سے نسبت دی ہے۔ اور فرمایا کہ جو بندہ رمضان المبارک کے مہینے میں ہر رات چالیس سجدوں کا اہتمام کرے گا اس کی روحانی ترقی میں غیر معمولی

اضافہ ہوگا۔ (احیاء العلوم)

نماز تراویح کی ابتداء

احادیث طیبہ سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے رمضان المبارک میں باجماعت نماز (تراویح) پڑھائی لیکن جب مجمع زیادہ ہونے لگا اور صحابہ کرام کے غیر معمولی ذوق وشوق کو دیکھ کر آپ ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز اُمت پر فرض نہ کردی جائے تو آپ ﷺ نے یہ سلسلہ موقوف فرمادیا۔ (بخاری شریف/ ج1 ص240)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت اور ابتدائے عہد فاروقی تک صحابہ نماز تراویح تو ادا کرتے تھے لیکن جماعت کا نظم نہیں تھا، جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ لوگ رمضان کی راتوں میں تنہا یا چھوٹی چھوٹی جماعت بنا کر نماز تراویح ادا کررہے ہیں تو آپ نے مناسب سمجھا کہ تراویح کی باقائدہ جماعت قائم کردی جائے، چنانچہ آپ نے صحابہ کرام میں سے سب سے بڑے عمدہ قاری حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز تراویح کا امام مقرر کردیا۔ (بخاری شریف)

نماز تراویح کی رکعتیں

احادیث اور آثار کی روشنی میں جمہور علماء اُمت اور چاروں ائمہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل) کا موقف یہ ہے کہ تراویح کی رکعتیں 20 ہیں اور تمام عالم اسلام میں شرقاً غرباً تراویح کی ابتداء سے آج تک حتیٰ کہ حرمین شریفین میں چودہ سو سال سے تاحال نماز تراویح 20 رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے ثبوت میں چند احادیث اور آثار ملاحظہ فرمایئے۔

..حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں اُبی بن کعب رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں لوگوں کو 20 رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے اس کے بعد 3 رکعت وتر پڑھاتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص157)

..حضرت یزید ابن رومان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے عہد میں 23 رکعت پڑھتے تھے، 20 رکعت نماز تراویح اور 3 رکعت وتر۔ (السنن الکبریٰ ج2 ص299)

..حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحابہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح کی 20 رکعتیں ہیں۔ (مرقاۃ ج3 ص372)

..امام ترمذی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام میں اکثر اہل علم کی یہی رائے ہے کہ تراویح کی 20 رکعتیں ہیں، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت ابن عباس، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی یہی موقف ہے۔ دیگر حضرات میں حضرت سفیان ثوری، حضرت عبداللہ بن مبارک، اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو 20 رکعت ہی پڑھتے ہوئے پایا۔ (جامع ترمذی ج1 ص٦٨)

..علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں 20 رکعت تراویح اور 3 رکعت وتر پڑھاتے کیونکہ یہ بات مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں پیش آئی اور کسی نے اس پر نکیر نہیں کی (مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ ج23 ص68)

صدیوں سے اہل سنت نمازِ تراویح 20 رکعت اور نمازِ وتر 3 رکعت ادا کرتے آرہے ہیں، شیعہ نمازِ تراویح کے منکر ہیں رمضان المبارک میں بھی ان کی عبادت گاہیں ماتم کدہ بنی رہتیں ہیں، اور طبقہ اہلحدیث صرف 8 رکعت تروایح پڑھنے پڑھانے پر بضد ہے۔ جمیع اہل سنت کو نماز تراویح کی بابت ایسی کوتاہیوں سے بچنا ضروری ہے، شیعوں کی طرح نماز تراویح سے غافل ہوجانا یا اہلحدیث کی طرح 8 رکعت پڑھ کر مسجدوں سے فرار ہونا دونوں باتیں محرومی کا باعث ہیں، جبکہ 20 رکعت پر اہلسنت کا اجماع ہے۔

جو لوگ 20 رکعت تراویح کو بدعت اور مخالفِ سنت قرار دیتے ہیں اور 8 رکعت پر اہل سنت سے مناظرے اور مباحثہ کرتے چلے آرہے ہیں ہم اس مسئلہ میں ان سے صرف اس قدر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بخاری اور مسلم کی صحیح اور صریح احادیث سے حضور ﷺ کی حیات ظاہری کے آخری رمضان المبارک کے آخری 3 راتوں میں نماز تراویح پڑھنے کے سوا کیا رمضان المباک کی ہر رات حضور ﷺ سے تراویح باجماعت ثابت ہے؟ نیز کیا حضور ﷺ سے تراویح میں ختم قرآن بھی ثابت نہیں ہے؟ اب 20 کعت نماز تراویح کو بدعت کہنے والوں سے ہماری گذارش ہے کہ جواب دیجئے: (۱) حضور ﷺ تو صرف ایک رمضان وہ بھی آخری تین راتوں میں تراویح پڑھے، آپ حضرات ہر سال پورے رمضان میں جو تراویح پڑھتے ہیں اس پر صحیح صریح اور مرفوع متصل حدیث کونسی ہے پیش کیجئے۔ (۲) آپ کے پاس بھی نمازِ تراویح میں قرآن مجید کا ختم ہوتا ہے، اس پر صحیح صریح اور مرفوع متصل حدیث کونسی ہے پیش کیجئے۔ اگر یہ تمام اُمور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کی اتباع میں کئے جاتے ہیں اور اس وجہ سے بدعت اور مخالف سنت نبوی نہیں ہیں تو ان 20 رکعت کو بدعت کہہ کر 8 رکعت تراویح پڑھکر مسلمانوں میں انتشار کیوں پھیلایا جارہا ہے جبکہ کثیر دلائل سے ثابت ہے کہ 20 رکعت سنت صحابہ ہے۔

تراویح اور تلاوتِ قرآن مجید

رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت اور سماعت کا ذوق وشوق عروج پر ہوتا ہے جو قابل تحسین عمل ہے، لیکن قرآن مجید کے حقوق صرف تلاوت اور سماعت تک ہی محدود نہیں ہے اس کے نزول کا مقصد تدبر، تفکر اور تعمیل احکام بھی ہے، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ آیات قرآنی میں جو وعدے اور وعیدیں ہیں ان میں

غور وفکر کرے تاکہ نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت کا جذبہ بیدار ہوجائے، سورۂ اعراف میں ارشاد ہوا کہ "اور جب پڑھا جائے قرآن تو غور سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے" اس آیت میں سماعت قرآن کے آداب بتائے جارہے ہیں کہ جب قرآن مجید کی تلاوت ہو سننے والوں پر لازم ہے کہ پوری توجہ کے ساتھ سماعت کرے۔ برخلاف اس کے جماعت سے نماز ہورہی ہے کوئی صفوں کے پیچھے آرام کرنے کیلئے کچھ دیر کمر سیدھی کرنے کی کوشش میں لیٹا ہوا ہے۔ اور کوئی گپ شپ میں مصروف ہے جیسے ہی امام رکوع میں جائے بھاگتے ہوئے شامل جماعت ہوگئے علاوہ اس کہ ہم چاہتے ہیں کہ بس ایک قرآن مجید تراویح میں کسی بھی طرح سن لیں پھر سال بھر کی چھٹی، ہمارے بعض حفاظ کرام چاہتے ہیں کسی طرح جلد از جلد سنا دیا جائے۔ جبکہ قرآن مجید کی تلاوت جہاں اجر کثیر کا باعث ہے دروان تلاوت "ضبطِ کلمات" کے سبب قاری انجانے میں کفر جیسے دلدل میں پھنس جاتا ہے، کیونکہ الفاظ کی ادائیگی میں بے احتیاطی اگر معنی میں تبدیلی پیدا کردے تو کفر کا خدشہ اور بعض آیات کی تلاوت میں صریح غلطی سے تو یقیناً کفر صادر ہوجاتا ہے۔ کتنے حفاظ ایسے ہیں جب وہ تلاوت کرتے ہیں تو یعلمون، تعلمون کے سوا کچھ سنائی ہی نہیں دیتا۔ ت اور ط میں ذ، ظ اور ز میں س اور ص میں فرق کے بغیر گذر جاتے ہیں اس طرح تلاوت کرنا گناہ ہے اور ایسی تلاوت کرنے والے حفاظ کی اقتداء میں نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ نیز لاؤڈ اسپیکر لگا کر پورے محلہ میں تلاوت قرآن مجید کی آواز کو گونجنے لگانا خواہ نماز تراویح ہو یا محفل سماعت قرآن یہ طرز عمل خلاف شریعت ہے۔ وقت ضرورت لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جہاں تک نمازی یا سامعین ہیں وہاں تک ہی محدود رہے۔ نماز تراویح چاند رات سے عید کے چاند کے اعلان تک ہر رات 20 رکعت سنت موکدہ ہے، بعض لوگ صرف ایک دہا یا ایک شبینہ پڑھکر یہ سمجھتے ہیں کہ سنت ادا ہوگئی ایسا سمجھنا غلط ہے۔

اشرفی آفسٹ پریس: 7386467386-9603512570